کدھر جا کر مین اپنا پیٹ مارون
بچے مین کا شکلے جایا نہ ہوتا
تو یہ دکھ تو نے یہان پایا نہ ہوتا
کہا تنگ مان ترا غم کھائے اصغر
ہرا بیٹا تو کھلایا نہ ہوتا
کہ تو پیاسا جہان سے جائے اصغر

کئے کمی مین تو اب آویگا سیراب
پلایا کسطرح کا اسکو مین آب
کوئی دم اس بچے کو ہو ویگی تاب
ہوا یہ جس سے اے بابائے اصغر

وہ دن جسدن سے خطرہ مین جہان ہی
یا اُسدن آرزو دے مہربان ہے
زبان پر سب کی حرف الامان ہی
کہ اس عاصی کو تو بخشائے اصغر

مرثیہ حضرت

مقبول حق ہی جسکو کچھ غم حسین کا ہے
جن و بشر مین شیون باہم حسین کا ہے
لازم جہان مین ماتم ہردم حسین کا ہے
یہ غم حسین کا ہے ماتم حسین کا ہے

یہ غم ہی تا قیامت ہردم ہوئے ہے برپا
آواز صور جیسے ہر ایک کا ہے نعرا
ہی عنقریب ہووین افلاک جائے بیجا
شیون زشور محشر کیا کم حسین کا ہے

پوچھے جو کوئی مجھسے کیا دون جواب اُسکو
ہی جو بشر جہا نمین ملتا ہے آب اُس کو
کب اس ستم کی آفے سننے کی تاب اوسکو
خنجر سے حلق پیاسا تو ام حسین کا ہے

پانی سے اے عزیزو سب کی ہی زندگانی
دیویگا کون اسکو وان بھر کے جام پانی
یو نجانہ جسکو ان نے مرگ اپنے جی مین ٹھانی
جسکو مین سوچتا ہون سو جسم حسین کا ہے

تب خویش و اقربا تو اسکے گئے ہین مارے
سیراب جس جگہ ہین وحش و طیر سارے
پانی لے آنکھو وہ کس کے تئین پکارا ہے
ہونٹونپہ تشنگی سے وان دم حسین کا ہے

تب یار و یاور اُسکے مارے پڑے ہین رنگین
اندیشہ ٹک کرو تو یارو کہ جو کس من مین
کوئی نہین ہی اسکا اب بیکسی کے بھین
غربت سوا کوئی بھی ہمدم حسین کا ہے

جان برلب آرہا ہے دل زندگی سے مایوس
کوئی نہ پاس اُنکے تھا وہ جنھون سے مایوس
اندیشہ آبرو کا اور فکر پاس ناموس
مین کیا کہون کہ یہ کچھ عالم حسین کا ہے

نے دوست پاس اسکے کوئی نہ آشنا ہی
ہمراہ نہین ہی اُس سے کوئی مگر خدا ہی
ڈالے نہ دشمن اوپر ایسی فلک تباہی
اس حال مین محبو محرم حسین کا ہے

تیغ ستم سے بھائی جا جس جگہ موا ہے
بیٹا رہا سو دونوں کی تو تھ پر گرا ہے
اُسکا بھتیج بھتیجا مارا وہین پڑا ہے
قتل اسطرح قبیلہ بہم حسین کا ہے

صورت یہ کشت و خون کی بن کربلا مین آئی
یون گردن اپنی کن نے مع اقربا کٹائی
تڑپے ہے یان بھتیجا وان لوٹتا ہے بھائی
کٹنے کا جسطرح سے عالم حسین کا ہے

جوزیر تیغ آیا چھوٹا بڑا اُنھون مین
کوئی بھتیجا کوئی ہے بھانجا اُنھون مین
کیا کیا عزیز اُسکا بیجان تھا اُنھون مین
بیٹا کوئی ہے اُسکا جو غم حسین کا ہے

گھیرے ہوئے اب اُسکو فوج مخالفان ہے
مارے ہے تیر جسکے وان ہاتھ مین کمان ہے
ہر اک کی تیغ کا وہ تن بہر امتحان ہے
تودے سے آج سینہ کیا کم حسین کا ہے

تیغ و تبر سے اُسکے ہین تن پہ زخم کاری
تاب و توان و طاقت سب اُن نے اپنی ہاری
اور جا بجا بدن سے خون ہو رہا ہے جاری
حال اس قدر مجبور ہم حسین کا ہے

ہر زخم تن کا جون گل اب ڈہڑ ہا رہا ہے
گویا تمام میدان پھولون سے چھا رہا ہے
جون آب جوئے خون کو تن سے بہا رہا ہے
قتل اسطرح سے گل کے موسم حسین کا ہے

گردون سے یون تن اُسکا دیکھا گیا ہے کیونکر
تن لوٹے کوئی دم کو نیزون کی بہر سنان پر
سر تا قدم ہے زخم شمشیر و تیر و خنجر
ہر گیسوئے معنبر پر خم حسین کا ہے

ٹکڑے کر اُسکے تن کو جو وقت سر اُتارا
جھک جائے شاخ اوپر جیسے گل ہزارا
کیونکر ہوا فلک کو یہ دیکھنے کا یارا
نیزے کی نوک پر سر یون خم حسین کا ہے

ہوتین جو فاطمہ اب جان اپنی اسپہ کھوتین
پانی اگر نہ ملتا اشکون سے اپنے دھوتین
اور بیٹھ کر سرہانے دیکھ اُسکا حال روتین
لوہو سے پیرہن جو پُرنم حسین کا ہے

بن کربلا مین یارو ظالم جو تھے جہانتک
اہل زمین سے لیکر اب اہل آسمان تک
دست تعدی اُنکے ہو گئے ہین اب کہانتک
جو کوئی ہے سو اُسکو ماتم حسین کا ہے

چاہے جو روز محشر کوئی نجات اپنی
لے مہربان بسر کر غم مین حیات اپنی
سر خاک ڈال کاٹے رو رو کے رات اپنی
سب ماتمون مین ماتم اعظم حسین کا ہے

مرثیہ حضرت

چرخ کی بدبختی آج ہوئی ہے اثبات
حال سے خلق کے غافل ہے نپٹ یہ بدذات